ہے۔ ربیع الاول میں ایک گروہ میلادالنبی کی تائید میں پورا زور لگاتا ہے جبکہ دوسرا اسکی نفی میں۔ یہی کشمکش پورا سال جاری رہتی ہے۔ یہ موضوع اتنی دفعہ دھرائے جاچکے ہیں کہ لوگ بھی ان سے اکتا چکے ہیں۔ وہ کوئی اصلاح طلب موضوع سننا زیادہ پسند کرتے ہیں۔ معاشرہ میں موجود مسائل پر اگر گفتگو کی جائے۔ ان کے حل کے لیے اسلامی طریقہ بیان کیا جائے۔ معاشرتی' معاشی' مالیاتی' معاملاتی تجارتی خاندانی ازدواجگی مسائل پر بات کی جائے جن سے لوگ دو چار ہیں۔ یقیناً ایسے موضوعات ان کی دلچسپی کا باعث بھی ہیں اور انکی ضرورت بھی! لیکن بدقسمتی سے ہم ان کی ضرورتوں کو محسوس نہیں کرتے۔ ایک گھنٹے کے خطبے اور وعظ میں چند مشہور واقعات اور سیاسی طنز کے علاوہ اور کچھ بیان نہیں کرتے۔ لوگ جیسے آتے ہیں ویسے ہی جاتے ہیں۔

امید کرنی چاہئے کہ تمام مکاتب فکر کے علماء اس پر سنجیدگی سے غور فرمائیں گے۔ اور معاشرہ کی اصلاح میں اپنا بھرپور کردار ادا کریں گے اور دعوت کا طریقہ تبدیل کریں گے اور بحیثیت مسلمان "الدین النصیحۃ" کے مطابق سب کی بھلائی اور خیر خواہی کا فریضہ سر انجام دیں گے۔ تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ علماء کرام کی عمدہ تقاریر اور اچھی گفتگو سے مستفید ہو سکیں۔

یہاں ایک غلط فہمی کا ازالہ بھی از حد ضروری ہے۔ بعض احباب کے نزدیک تبلیغی جماعت صحیح طریقے پر یہ فریضہ سرانجام دے رہی ہے۔ ان کی خدمت میں عرض ہے دین اور شریعت وہی ہے جو سیدنا محمد ﷺ پر نازل ہوا اور اس کے ابلاغ کا طریقہ بھی وہی صحیح ہے جو آپ نے اپنایا۔ اور وعظ اور نصیحت بھی صحیح وہی ہے جو آپ نے فرمائی۔ لیکن تبلیغی جماعت کا تصور دین' طریقہ کار اور اسلوب بالکل مختلف ہے خاص کر انکے وعظ کے لئے جو "کتاب تبلیغی" نصاب مقرر ہے اس میں تو انتہائی زیادہ مبالغہ ہے۔ موضوع احادیث کا مجموعہ ہے' من گھڑت اور اسلامی عقائد کے خلاف واقعات ہیں۔ جس کا شریعت میں تصور تک نہیں۔ محض کلمہ کا اقرار کرا لینا کافی نہیں۔ بلکہ اللہ کے بندوں کو

اسکی غلامی میں دینا اور اسکے لیے وہی اسلوب اختیار کرنا ازحد ضروری ہے جو حضرت ﷺ نے اختیار کیا جسکی پیروی صحابہ کرام اور سلف صالحین نے کی۔ اوران تعلیمات کا اسکو پابند بنانا ہے جو تعلیمات اللہ اور اسکے رسول ﷺ نے بیان فرمائی ہیں۔

کیونکہ مقصود اور مطلوب لوگوں کی اصلاح اور بہترین مسلمان بنانا ہے۔ حضرت مالک بن انس فرماتے ہیں۔ "لایصلح آخر ھذہ الامة الا ما صلح به اولها" ۔ اس لئے ہماری گزارش ہے کہ تبلیغی جماعت کو بھی اپنے منہج پر کسی تعصب کے بغیر نظر ثانی کرنی چاہئے اور اسے صحیح اسلامی طریقے پر لانا چاہئے تاکہ ان کی کوشش اور جدوجہد سود مند ثابت ہو۔ کیونکہ ہم سب کا یہ مقصد ہے ہم لوگوں کو اندھیرے سے اجالے کی طرف لے آئیں۔

ہمیں امید ہے کہ ہماری ان معروضات پر سب علماء کرام نہایت ہمدردی سے غور فرمائیں گے۔ اور اپنی دعوت اسلوب تبدیل کریں گے اور ان لوگوں تک بھی رسائی حاصل کریں گے جو بعض وجوہات کی بنا پر ہماری مساجد سے دور ہیں۔ تاکہ انکی آخرت بھی سنوار سکیں۔ اور ایسے موضوعات پر ہی گفتگو کریں گے جو صحیح معنوں میں لوگوں کی ضرورت ہوں۔ جن سے ان کو رہنمائی حاصل ہو۔ اللہ ہمیں اچھے اعمال کی توفیق عطا فرمائے۔

شراب کے پرمٹ

وزیراعلیٰ پنجاب کی توجہ کیلئے!

گذشتہ دنوں یہ خبر عام اخباروں میں نمایاں طور پر شائع ہوئی ہے کہ پنجاب کے وزیر اعلی جناب عارف نکئی نے لاہور اور ملتان سمیت بعض شہروں میں شراب کی دو کانوں کے لیے پرمٹ جاری کر دیئے ہیں۔ اور یہ پرمٹ غیر مسلموں نے حاصل کیے ہیں۔
خبر میں یہ بھی بتایا گیا کہ ان دوکانوں سے شراب کے خریدار کون ہونگے؟
موجودہ حکمرانوں سے ہمیں کبھی بھی بھلائی کی توقع نہیں ہوئی۔ اور نہ ہی ہمیں امید

ہے یہ کوئی ایسا کام کریں گے جن سے پاکستانی قوم کی بہتری اور ترقی مطلوب ہو۔ بلکہ وطن عزیز کی نظریاتی اساس کو کمزور کرنے اور اسے مزید کھوکھلا کرنے کے لیے ایسے اقدامات ضرور کریں گے۔ جن سے اسلام سے دوری اور نفرت کا اظہار ہو۔ اگر انہیں نیکی یا بھلائی کی توفیق نہیں ہے تو کم از کم کسی برائی یا بدی میں ہی شریک نہ ہوں۔ ہماری نوجوان نسل جو پہلے ہی اسلامی اخلاق و کردار سے دیوالیہ پن کا شکار ہے۔ جس کے نتیجہ میں آئے دن جنسی تشدد کے واقعات رونما ہوتے رہتے ہیں۔ اس پر مستزاد یہ شراب کیا رنگ لائے گی۔ اسکا اندازہ ذی شعور کے لیے ہرگز مشکل نہیں ------- لیکن اتنی سی بات ہمارے وزیر اعلیٰ پنجاب کو سمجھ نہیں آئی اور بڑی ڈھٹائی سے ام الخبائث کے پرمٹ جاری کر کے اپنی سرداری کا اظہار کر دیا۔ غالباً اپنے آباد و اجداد کی سی حکمرانی کے خواب میں مست یہ سردار بھی وہی دور لانا چاہتا ہے۔

لیکن اس بدمستی میں انہیں یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ یہ وطن لاکھوں قربانیوں کے بعد اس لیے حاصل نہیں کیا گیا کہ کوئی سردار عارف شراب کے پرمٹ تقسیم کرتا پھرے۔ اس وطن کے باغیرت شہری اور مسلمان اسکی قطعاً اجازت نہیں دیں گے۔

یہ وطن جن مقاصد اور نصب العین کے لیے حاصل کیا گیا بالکل واضح ہے علیحدگی کا تصور ہی اس بات کی دلیل ہے کہ ہم یہاں اسلامی نظام کے خواہاں تھے۔ ہمارے اس نظریاتی اور اسلامی ملک میں تو شراب کے پرمٹ جاری ہو رہے ہیں۔

جبکہ غیر مسلموں کے نامور قائدین اور رہنما بارہا اس بات کا مطالبہ کر چکے ہیں کہ جس طرح شراب مسلمانوں کے لیے ممنوع ہے اسی طرح ہمارے لیے بھی ممنوع ہو۔ اور ہم اس کی قطعاً اجازت نہیں دیتے کہ یہ پرمٹ ان کے نام سے جاری ہوں۔ اور شراب نوشی دیگر لوگ کریں۔

وزیر اعلیٰ پنجاب کو سوچنا چاہئے کہ ان کے اس اقدام سے وقتی طور پر ان کے پیش